کراچی واقعہ کی آڑ میں مدارس کیخلاف پروپیگنڈا مہم بند کی جائے

[کراچی کے علاقے سہراب گوٹھ میں قائم انسداد منشیات کے ادارے، جہاں نشے کے عادی افراد کا علاج کیا جاتا تھا اور ساتھ ساتھ انہیں قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی تھی، پر پولیس نے چھاپہ مار کران افراد کو بازیاب کرالیا جس کے بعد الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے بعض دین دشمن عناصر نے اس واقعہ کو آڑ بنا کر مدارس کے خلاف بیان بازی شروع کردی اور مدارس کے کردار کو داغ دار کرنے کا سلسلہ شروع کردیا، ساتھ ساتھ حکومت وقت کی جانب سے بھی مدارس کے خلاف بلا جواز کارروائیوں اور دھمکیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، اس نازک موقع پر ارباب وفاق المدارس نے ردعمل کے طور ملکی وقومی میڈیا سے جو پریس کانفرنسیں کیں اور بیان جاری کیے، ذیل میں وہ تمام پریس کانفرنسیں اور اخباری بیانات پیش ہیں ....ادارہ]

کراچی واقعے کی آڑ میں مدارس کے خلاف منفی مہم بلا جواز ہے، وفاق المدارس

(پ-ر) کراچی میں مدرسہ نہیں بلکہ منشیات کے عادی افراد کے علاج اور اصلاح کا مرکز تھا، بازیاب نشہ کے عادی بچوں کو ان کے والدین نے خود اس ادارے کے حوالے کیا، وفاق المدارس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، وفاق المدارس دینی مدارس میں بچوں پر تشدد کی بھی مخالفت کرتا ہے، زنجیروں کے ساتھ کسی بچے کو باندھنے کی ہرگز اجازت نہیں، کراچی واقعے کو مدارس کے خلاف پروپیگنڈا مہم کے طور پر استعمال نہ کیا جائے، حکومت ایسے اداروں کے خلاف فوری ایکشن لے، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ کے صدر مولانا سلیم اللہ خان اور جنرل سیکریٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے ردعمل میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے جس ادارے سے بچے بازیاب کروائے گئے اسے مدرسہ نہ کہا جائے، بلکہ وہ انسداد منشیات کے لئے کام کرنے والا ایک ادارہ ہے، اس واقعے کی آڑ میں مدارس کے خلاف منفی مہم بلا جواز ہے، افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے بے شمار عقوبت خانے پائے جاتے ہیں جہاں بے گناہ افراد کو جکڑ کر رکھا جاتا ہے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے تمام اداروں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے۔

میڈیا مدارس کو بدنام کرنے سے باز آئے، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس کے خلاف سازشیں اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں کا حصہ ہیں۔ مدارس کے حوالے سے

میڈیا کا کردار انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت ہے۔ میڈیا کے بعض ادارے اسلام دشمن قوتوں کے ایجنڈے پر کام کرتے ہوئے مدارس کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہم ایسے اداروں اور حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس اقدام سے گریز کریں۔ 23 دسمبر کو ملک بھر میں ''عظمت مدارس و خدمات مدارس'' کا دن منایا جائے گا۔ 19 دسمبر کو تنظیمات مدارس دینیہ آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔ کسی ایک ادارے کو بنیاد بنا کر دینی اداروں کو بدنام کرنا اسلام دشمن قوتوں کی منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔

ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری اور مجلس عاملہ کے رکن مفتی محمد نعیم نے جامعہ بنوریہ میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جامعہ بنوری ٹاؤن کے ڈاکٹر سعید اسکندر اور جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کے مولانا عمار خالد سمیت دیگر بھی موجود تھے۔ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مسلمانوں کی بقاء اسلام سے ہے اور اسلام کی بقا مدارس سے ہے۔ مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا دراصل اسلام اور دین دشمنی ہے جس کے پس پردہ اسلام، مسلمان اور پاکستان دشمن قوتیں ہیں۔ عالمی سطح پر ان اداروں کو بدنام کرنے کے لئے کئی دہائیوں سے کام ہو رہا ہے اور بدقسمتی سے اب اندرونی سطح پر بھی بعض افراد منظم انداز میں عالمی سامراج کے ایجنڈے کا حصہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کے بعض اداروں نے اسلام اور ملک دشمنی کی انتہا کر دی ہے۔ سہراب گوٹھ کے جس ادارے کا بار بار مدرسے کے طور پر ذکر کیا جا رہا ہے، وہ مدرسہ نہیں بلکہ انسداد منشیات سینٹر تھا جہاں منشیات کے عادی ہر عمر کے لوگ تھے اور اس ادارے کا وفاق المدارس سمیت کسی بھی دینی وفاق سے کوئی تعلق نہیں، تاہم حکومت کا رجسٹرڈ شدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت کی تعلیم کے لئے تشدد کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور اس کی کسی بھی سطح پر اجازت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فرید گوٹھ کے انسداد منشیات سینٹر کے واقعے کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ ہم میڈیا بالخصوص بعض اداروں کے کردار کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا کو مدارس کی عظمت وخدمت سے آگاہ کرنے کے لئے 23 دسمبر کو 'یوم عظمت مدارس و خدمت مدارس' منائیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت نئے مدارس کے قیام کے حوالے سے وفاق ہائے مدارس کی رجسٹریشن کو لازمی قرار دے تاکہ نگرانی بھی ہو سکے۔

انہوں نے کہا کہ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کی جانب سے مدارس کو 48 گھنٹے میں رہائشی طلبہ کو نکالنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جس کی ہم مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ہدایات کو واپس لیا جائے۔ جامعہ مسجد باب الرحمت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر حملے میں ملوث افراد کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے اور ان کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد تنظیم مدارس دینیہ کا اہم اجلاس 19 دسمبر کو اسلام آباد میں طلب کیا گیا ہے جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا، جبکہ مختلف علماء کے وفود میڈیا کے مالکان سے ملاقات اور

بطوں کا سلسلہ بھی شروع کریں گے۔

قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ میں تمام ٹی وی چینلوں اور میڈیا کے اداروں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مدارس کا سروے کریں اور کسی ایک جگہ بھی اگر زنجیر سے بندھے ہوئے لوگ نظر آئیڈ تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی اور اسی طرح اس مخصوص ٹی وی چینل کو بھی چیلنج دیتا ہوں کہ وہ آئے، میری موجودگی یا عدم موجودگی میں ان اداروں کا سروے کرے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے، اس لئے کہ انہیں صرف منفی پروپیگنڈا چاہیے۔

وزیر داخلہ کے ساتھ اجلاس میں مدارس گرانے کی کوئی بات نہیں ہوئی۔وفاق المدارس

(پ-ر) وزیر داخلہ کے ساتھ مشترکہ اجلاس میں مدارس کے پانچوں نمائندہ بورڈوں کے ساتھ رجسٹریشن کی بات ہوئی تھی، غیر قانونی تعمیرات کو گرانے کے لئے پالیسی بنائی جائے، مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک برداشت نہیں کریں گے۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک بیان میں کیا، انہوں نے کہا کہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے وزیر داخلہ کے ساتھ مشترکہ اجلاس میں مدارس کو گرانے کی کوئی بات نہیں کی گئی تھی بلکہ اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ پاکستان میں جتنے مدارس ہیں یا آئندہ وجود میں آئیں گے، ان کا مدارس کے پانچوں وفاقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق ضروری ہوگا بصورت دیگر اسے غیر قانونی قرار دیا جائے گا، ان کا کہنا تھا کہ ہم نے بارہا حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے مدارس جو کسی بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں، انہیں ہمارے نیٹ ورک میں لایا جائے۔مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ اجلاس میں جب غیر قانونی مدارس کو گرانے کی بات آئی تو ہم نے حکومت پر واضح کیا تھا کہ اگر ایسا کوئی اقدام کرنا ہے تو تمام غیر قانونی پلازوں، اسکولوں اور دیگر تعمیرات کے لئے یکساں پالیسی بنائی جائے، مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی، انہوں نے حکومتی اداروں سے مطالبہ کیا کہ مدارس کا معاملہ انتہائی نازک ہے، لہٰذا کوئی بھی بیان جاری کرنے سے قبل احتیاط کا پہلو مدنظر رکھا جائے اور مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لئے بغیر کوئی بھی اقدام اٹھانے سے گریز کیا جائے۔

امتیازی سلوک برداشت نہیں، مدارس کو تنگ کرنے کی مہم بند کی جائے۔وفاق المدارس

(پ-ر) وفاق المدارس کا جمعہ کو ملک بھر میں ''یوم عظمت وخدمات مدارس دینیہ'' منانے کا اعلان، دینی مدارس کے تقدس اور حرمت کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے گا، مدارس کو گرانے کی باتیں مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف ہیں، اسلام آباد اور کراچی کے مدارس کو نوٹس جاری کرنے اور بے جا تنگ کرنے کی مہم بند کی جائے، انسداد منشیات سینٹر کی آڑ میں مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ مہم نا قابل برداشت ہے۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس کے رہنماؤں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور احمد علوی اور دیگر علمائے کرام اور مدارس کی قیادت نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ

مدارس دینیہ نامساعد حالات میں بھی دین اور علم کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں، لہٰذا ان کے کردار کے اعتراف میں جمعہ 23 دسمبر کو ''یوم عظمت و خدمات مدارس دینیہ'' منایا جائے گا، علماء اور خطباء حضرات اپنی تقریروں میں مدارس کی اہمیت وافادیت اجاگر کریں گے۔

وفاق المدارس کے رہنماؤں نے وزیر داخلہ کے بیان کی سختی کے ساتھ تردید کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی وزیر داخلہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس تحریری طور پر موجود ہے، اس میں مدارس کو گرانے کی کوئی بات نہیں کی گئی تھی، بل کہ اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ پاکستان میں جتنے بھی مدارس ہیں یا آئندہ وجود میں آئیں گے ان کی مدارس کے پانچوں وفاقوں میں سے کسی ایک ساتھ رجسٹریشن ضروری ہوگی، بصورت دیگر اسے غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔

وفاق المدارس کے رہنماؤں نے کہا کہ پریس کانفرنس میں جب وزیر داخلہ نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرتے ہوئے مدارس کو گرانے کی بات کی تھی تو ہم نے میڈیا کی موجودگی میں حکومت پر واضح کیا تھا کہ اگر ایسا کوئی اقدام کرنا ہے تو تمام غیر قانونی پلازوں، اسکولوں اور دیگر تعمیرات کے لیے یکساں پالیسی بنائی جائے، مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

وفاق المدارس کے رہنماؤں نے اسلام آباد کے کچھ مکانات میں قائم مدارس کو وزارت ہاؤسنگ اور ڈیفنس سوسائٹی کراچی کے مدارس کو ڈی ایچ اے کی طرف سے جاری کیے گئے نوٹسوں کی پُر زور مذمت کرتے ہوئے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ ذاتی طور پر اس کا نوٹس لیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے علاقے سہراب گوٹھ میں مدرسہ نہیں، بل کہ نشے کے عادی افراد کے علاج و اصلاح کا مرکز تھا، یہی وجہ ہے کہ اس میں 10 سال سے لے کر 55 سال تک ہر عمر کے لوگ موجود تھے۔ اس واقعے کی آڑ میں مدارس کے خلاف منفی مہم بند کی جائے۔ وفاق المدارس کے ساتھ اس ادارے کا کوئی تعلق نہیں، بل کہ وہ 2008ء سے گورنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ تھا۔ انہوں نے حکومتی اداروں سے مطالبہ کیا مدارس کا معاملہ انتہائی نازک ہے، لہٰذا کوئی بھی بیان جاری کرنے سے قبل احتیاط کا پہلو مدنظر رکھا جائے اور مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی بھی قدم اٹھانے سے گریز کیا جائے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا، وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ بے نظیر کے قاتل ایک مدرسے گئے تھے، ایسا ہرگز نہیں ہے، اگر ان کے پاس کوئی ٹھوس شواہد موجود ہیں تو وہ سامنے لائیں۔

☆......☆......☆

شرپسند عناصر کا جامعہ فاروقیہ، کراچی کے طلبہ پر حملہ

کراچی کے علاقے شاہ فیصل کالونی میں واقع ملک کی عظیم الشان دینی درس گاہ ''جامعہ فاروقیہ'' کے طلبہ پر مؤرخہ 21 دسمبر 2011ء کو ایک فرقہ کی جانب سے حملہ کیا گیا، جس میں ایک طالب علم شہید اور پانچ طلبہ شدید زخمی ہو گئے۔ اس دردناک اور پُرسوز واقعہ کی اخباری تفصیل اور ارباب وفاق المدارس کی جانب سے جو ردعمل ظاہر کیا گیا، وہ نذر قارئین ہے...[ادارہ]

جامعہ فاروقیہ، کراچی کے طلبہ پر حملہ، ایک شہید

(پ-ر) شرپسندوں نے معروف دینی درس گاہ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کے نہتے طلبہ پر حملہ کر کے 6 کو شدید زخمی کر دیا، ایک طالب علم کی تشدد زدہ لاش برآمد ہوئی، جب کہ 5 طلبہ تاحال لاپتہ ہیں۔ جامعہ پر پتھراؤ کے علاوہ گھیراؤ کرنے کی کوشش کی گئی، تاہم رینجرز اور پولیس نے علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا۔

جامعہ فاروقیہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق 2002ء میں ہونے والے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مخالف مکتبہ فکر نے بدھ کو نہ صرف جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کی طرف جانے والے راستے کو بند کر دیا بل کہ اہل سنت کو مشتعل کرنے کے لیے اسپیکر کا غیر قانونی استعمال کیا، جس پر جامعہ فاروقیہ کی انتظامیہ نے پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام کو صورت حال سے آگاہ کیا، انتظامیہ نے مخالف مکتبہ فکر کے اس عمل کو معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے راستہ کھول دیا اور اسپیکر بند کرا دیے جس کی وجہ سے بدھ کی صبح سے ہی کشیدگی تھی تاہم حالات کنٹرول میں تھے، لیکن عصر کے بعد معمول کے مطابق جوں ہی جامعہ کے طلبہ باہر آئے تو مخالف مکتبہ فکر کے پہلے سے تیار شرپسندوں نے رینجرز اور پولیس کے اعلیٰ حکام کی موجودگی میں نہتے طلبہ پر فائرنگ کر دی اور جامعہ پر پتھراؤ کیا، جس کے نتیجے میں 6 طلبہ شدید زخمی ہو گئے۔ 5 طلبہ لاپتہ ہیں، اس ہی دوران ایک طالب علم 22 سالہ احمد قمر بلوچ ولد مولانا قمر الدین کی تشدد زدہ لاش برآمد ہوئی، اس دوران مخالف مکتبہ فکر کے لوگوں نے پولیس اور رینجرز پر بھی پتھراؤ کیا۔

اس حوالے سے جامعہ فاروقیہ کے مولانا عمار خالد نے روزنامہ اسلام کو بتایا کہ دہشت گردوں نے نہ صرف نہتے طلبہ پر اچانک فائرنگ کر دی بل کہ جامعہ پر پتھراؤ بھی کیا، اس موقع پر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پانچ طلبہ ابھی تک لاپتہ ہیں جن کے اغواء کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جان بوجھ کر ایک مکتبہ فکر نے حالات خراب کیے اور

2002ء سے جاری ایک معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ ابتدائی طور دس محرم کو اس معاہدے کو توڑنے کی کوشش کی گئی لیکن مقامی انتظامیہ کی وجہ سے ایسا نہ کیا جاسکا، لیکن بدھ کو نہ صرف معاہدے کو توڑا گیا بل کہ انتظامیہ کی جانب سے معاہدے کی پاس داری کی تلقین کرنے پر جامعہ کے طلبہ پر حملہ اور پتھراؤ کیا گیا، یہ کھلی دہشت گردی ہے، ہم کسی دہشت گردی کو برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے گورنر، وزیراعلیٰ سندھ، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ اور دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائیں اور فرقہ وارانہ فسادات اور طلبہ پر حملے میں ملوث عناصر کو قرار واقعی سزادی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہر اور ملک میں امن چاہتے ہیں لیکن ہماری امن پسندی کو بزدلی نہ سمجھا جائے، ہماری مساجد اور مدارس پر حملے اور علماء اور طلبہ کو زخمی کیا جاتا ہے جس کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

مولانا عمار خالد نے بتایا کہ انتظامیہ کی موجودگی میں مولانا احمد قمر اور ان کے دو ساتھیوں کو فائرنگ کر کے زخمی کیا گیا، بعدازاں اغواء کر کے گھر میں بند کر دیا گیا اور شدید تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کر کے لاش کو باہر پھینک دیا گیا، انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس ملزمان کی شناخت بھی ہے، ایف آئی آر کے اندراج کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے انتظامیہ بھی جامعہ میں موجود ہے جب کہ گواہ کے طور پر پولیس اور رینجرز کے اعلیٰ حکام کو بھی شریک کریں گے کیوں کہ سب ان کے سامنے ہوا۔ آیندہ حکمت عملی کا اعلان آج کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق ڈی آئی جی ایسٹ اور رینجرز اور پولیس حکام نے جامعہ فاروقیہ کی انتظامیہ پر واضح کر دیا کہ ان کے طلبہ کا کوئی قصور نہیں کیوں کہ ان پر باہر سے حملہ کیا گیا، تاہم انہیں کہا گیا ہے کہ وہ صبر وتحمل سے کام لیں۔

جامعہ فاروقیہ میں ہونے والے واقعہ کی مذمت، وفاق المدارس

(پ-ر) وفاق المدارس اور جے یو آئی نے جامعہ فاروقیہ کے طلبہ پر شر پسند عناصر کے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے شہر میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کی سازش قرار دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزادی جائے۔ معصوم طلبہ کی جانوں سے کھیلنے والے شدت پسندوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے، اگر کراچی واقعہ کا فی الفور نوٹس نہ لیا گیا اور انصاف کے تقاضے ملحوظ نہ رکھے گئے تو آئندہ شدید لائحہ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ وفاق المدارس کے رہنماؤں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ معروف دینی درس گاہ جامعہ فاروقیہ کے طلبہ پر فائرنگ انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت واقعہ ہے، حکومت اس واقعہ کا فوری نوٹس لے اور ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزادی جائے۔

☆......☆......☆